

ذرا ایک نظر ادھر بھی

از رشحاتِ فکر

حضرت علامہ مولانا محمد ارشد قادری رضوی

مکتبہ تعلیم و تربیت

جامعہ اسلامیہ رضویہ، عزیز ٹاؤن فیروز والا جی ٹی روڈ لاہور

ذرا ایک نظر ادھر بھی

یہ زلزلے اور طوفان

امام اولیاء حضرت علی بن عثمان ہجویری المعروف بہ داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ اقدس میں ہر جمعرات کو نماز عصر کے بعد ایک عظیم الشان علمی، روحانی، دینی محفل زیر صدارت جناب صاحبزادہ غلام قدیر نقشبندی مجددی زیب سجادہ آستانہ عالیہ کوٹلہ شریف منعقد ہوتی ہے۔ جس میں مرکزی خطاب حضرت علامہ الحاج الٰہی بخش قادری ضیائی کا ہوتا ہے۔ اس بابرکت محفل میں مجھ احقر العباد کو بھی کچھ عرض کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔ بڑے بڑے جید علماء کرام بیان فرماتے ہیں جن میں حضرت مولانا محمد یوسف نقشبندی صاحب بھی شامل ہیں۔ انہوں نے مجھے ایک چھوٹا سا پمفلٹ دیا اور فرمایا کہ ہمارے آزاد کشمیر میں زلزلہ کے بعد اس کو کثیر تعداد میں تقسیم کیا جا رہا ہے۔ اس کا عنوان ہے۔

"یہ زلزلے اور طوفان"

چونکہ مولانا نے فرمایا تھا آپ اس کا مطالعہ کریں اور جواب بھی تحریر کر دیں۔ تا کہ صورت حال بے غبار ہو کر سامنے آجائے۔ کئی دن تو مصروفیت اس طرح کی رہی کہ اسکو دیکھ تک نہ پایا۔ جیسے ہی وقت ملا اس کو پڑھا اور جواب رقم کر دیا سو وہ حاضر خدمت ہے۔ اس کو بنظر غور و غائر مطالعہ فرمایئے گا ان شاء اللہ مسئلہ قرآن وحدیث کی روشنی میں حل ہو جائے گا۔

علمی محاسبہ

ویسے تو مجھے اچھی طرح یاد ہے کئی سال ہوئے ہیں میں نے نام نہاد توحید روڈ کیماڑی کراچی کے ڈاکٹر مسعود عثمانی کے کئی پمفلٹ دیکھے ان کا مطالعہ کیا اور پھر ان کا جواب "ڈاکٹر مسعود عثمانی کی خرافات کا علمی محاسبہ" کے نام سے لکھ کر کتاب شائع کر دی تھی۔ آج تک ان لوگوں میں اس کے جواب کی تو ہمت نہیں ہوئی۔ اگر تفصیلی معلومات چاہیں تو میری کتاب 'علمی محاسبہ' کا مطالعہ فرمائیں اب اس پمفلٹ کا جواب حاضر ہے۔ جو میرے ہاتھوں میں ہے اس کا عنوان ہے "یہ زلزلے اور طوفان"

ناقابل معافی جرم

اس میں کوئی شک نہیں کوئی قوم اس وقت تک تباہی اور بربادی کے منہ میں نہیں جاتی جب تک ان کے اعمال ایسے یا تک نہ ہو جائیں کہ وہ خود تباہی کا سامان کر ڈالیں یہ ایک اٹل حقیقت ہے شرک سب سے بڑا جرم ہے۔ یہ ایسا جرم ہے جو ناقابل معافی ہے۔ مشرک اللہ تعالیٰ کے عذاب میں مبتلا ہو کر ہی رہیں گے۔ وہ ہرگز نہ بچ سکیں گے گرفتارِ عذاب ہوں گے اور دوزخ کا ایندھن بن جائیں گے جب تک شرک کی جڑ کٹ نہ جائے اور دین خالص اللہ تعالیٰ کیلئے نہ ہو جائے تب تک اللہ کی زمین امن اور آشتی سے لبریز نہیں ہو سکتی۔ شرک مٹے گا تو توحید کا پرچم سربلند ہوگا۔ شرک دم توڑے گا تو اللہ تعالیٰ کی ربوبیت حقیقی معنوں میں اظہر ہوگی۔

خالق فقط اللہ جل جلالہٗ

اس میں کوئی شک نہیں ساری کائنات کا خالق فقط اللہ ہے اور ساری کائنات کا مالک صرف اللہ ہے۔ ساری کائنات کا حاکم مطلق صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ وہی ساری مخلوقات کا رازق ہے وہی ساری مخلوق کو زندہ رکھے ہوئے ہے۔ وہی سب کو مارے گا، وہی سب کو دوبارہ زندہ کرے گا۔ اس کی بادشاہت دائمی ہے۔ وہی سب کچھ تخلیق فرماتا ہے۔ بندوں کو اسی کی طرف رجوع کرنا چاہیے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو بڑے بڑے انعامات عطا فرمائے ہیں وہ بندوں کو کمال عطا فرماتا ہے وہ اپنے بندوں پر عنایات کرتا ہے اس کی عنایات کا انکار کرنا اس کے غضب کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ لہذا یہ خوب یاد رکھنا چاہیے جو کمال کسی بندے میں نظر آئے وہ اس کے رب کا عطا کردہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ کمال کی نفی رب تعالیٰ کی رحمت بے پایاں کے انکار کی طرح ہے۔

اور یہ سمجھ لینا چاہیے شرک ہے کیا؟

شرک کی تعریف

اللہ تعالیٰ کی طرح کسی اور کو الٰہ مان لینا یا
اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کسی کا کوئی
کمال مان لینا شرک ہے۔

اگر شرک کی اس تعریف کو تسلیم نہ کیا جائے تو لازم آئے گا ہم اپنی وہ صلاحتیں معدوم کر دیں جن میں اللہ تعالیٰ کی کسی صفت کے ساتھ اتصال پایا جاتا ہو۔ اس میں تو کوئی شک نہیں اگر کوئی شخص یہ عقیدہ رکھے۔

حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں مدد فرماتے ہیں۔

حضرات صحابہ کرام علیہم الرضوان اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں فرماتے ہیں۔

ایسا عقیدہ شرک ہے۔

ایسا عقیدہ شرک رکھنا بلاشبہ شرک ہے اور اس کا قائل مشرک ہو جائے گا لیکن اگر یہ عقیدہ نہ ہو بلکہ عقیدہ یہ ہو کہ یہ حضرات القدس اللہ تعالیٰ کی عطا و اذن سے مدد فرماتے ہیں تو ہرگز شرک نہ ہوگا۔

جیسے یارسول اللہ ﷺ کہنا ایمان کی علامت ہے یہ ہرگز شرک نہیں ہے بلکہ ایمان کی جان ہے۔

هذه علامة من علامات الايمان

حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی، غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ حضرت علی بن عثمان ہجویری المعروف داتا گنج رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا حافظ محمد عثمان مروندی سہیون والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ اور ایسے ہی دیگر اولیاء کرام اللہ تعالیٰ کی عون کا مظہر ہیں اور مظاہر عون الٰہی سے امداد طلب کرنا شرک نہیں ہوتا نیز کتنی صفات اللہ تعالیٰ کی ہیں اور

وہ بندوں میں بھی پائی جاتی ہیں۔

یہ حقیقت ثابتہ ہے۔

اللہ تعالیٰ سمیع (سننے والا) ہے اس میں کوئی شک نہیں۔

اللہ تعالیٰ علیم (علم والا) ہے اس پر بھی کوئی شک نہیں۔

اللہ تعالیٰ بصیر (دیکھنے والا) ہے۔

سوچنے کی بات یہ ہے کہ یہ صفات جن کا ابھی ذکر کیا گیا ہے۔ صرف رب العالمین میں ہی پائی جاتی ہیں یا اس کے علاوہ اوروں میں بھی موجود ہیں۔ یقیناً ہر ذی شعور بلا تامل پکار اُٹھے گا۔

ہر ذی شعور پکار اُٹھے گا۔

یہ صفات علیم ہونا، سمیع ہونا اور بصیر ہونا اللہ تعالیٰ کے علاوہ اسکے بندوں میں بھی پائی جاتی ہیں۔ الحمد اللہ ہم سمیع ہیں ہم علیم ہیں اور ہم بصیر ہیں۔ ان صفات کا بیک وقت اللہ تعالیٰ میں ہونا اور اس کے بندوں میں بھی پایا جانا ثابت ہے۔ تو کیا یہ شرک ٹھہرے گا؟؟ اگر بالفرض یہ شرک ہے تو پھر کسی مسلمان (بندے، انسان) کو شرک سے مبرا کیسے مانا جائے گا۔

ظاہرا تو یہ لازم آیا بندہ سمیع نہ رہے، بندہ علیم نہ رہے، اور بندہ بصیر نہ رہے تاکہ شرک لازم نہ آئے۔ جب بندہ علم سے عاری ہو تو جاہل مطلق ٹھہرے گا۔ اسی طرح جب بندہ بصارت سے محروم ہو گا تو اندھا کہلائے گا۔ بعینہٖ جب بندہ سماعت سے محروم ہو گا تو بہرہ کہلائے گا۔ اب شرک سے تو بچا مگر بندہ جاہل مطلق، دائمی اندھا اور مستقل بہرہ ہوا۔ کیا کوئی شخص کسی اندھے، بہرے اور جاہل کی بات پر اعتماد کرے گا۔ ہرگز نہیں اب ذرا ٹھنڈے دل و دماغ سے جائزہ لیجیے ان شرک شرک کی رٹ لگانے والوں کیلئے اندھا ہونا علامت مؤحد ہوا۔ بہرہ ہونا علامت موحد ہوا اور جاہل ہونا علامت مؤحد ہوا تو کیا کوئی کسی جاہل اندھے بہرے کی بات پر توجہ دے گا۔ نہیں نہیں بلکہ کسی جاہل مطلق، اندھے اور بہرے کی بات ہرگز حجت نہیں ہوتی۔ لہذا جس میں سُننے کی قوت ہی نہیں وہ کیا سنائے گا۔ اور جس میں دیکھنے کی

صلاحیت ہی نہیں وہ کیا دکھائے گا اور جو خود جاہل ہے وہ کیا سکھائے گا۔ سنائیے سارا کا سارا معاملہ چوپٹ ہوا نا شرک سے بچتے بچتے خود ایسے اندھے، بہرے اور بے علم ہوئے کہ سارا معاملہ چوپٹ ہوا ہوئے، یہ ہوئے وہ ہوئے۔

سارا معاملہ چوپٹ ہوا

جب یہ ضابطہ ان شرک کی رٹ لگانے والوں پر منطبق ہوگا۔ تو اپنے آپ کو جہالت و معذوری سے بچانے کیلئے فوراً۔ تاویل پر اتر آئیں گے جی جی آیئے اس ٹھکانے پر ہم آپکو یہیں لا کھڑا کرنا چاہتے تھے فرمایئے کیا حکم ہے کیا سمجھے اور کیا فہم مبارک میں آیا اور۔۔۔۔ پہلے تو بہت روز روز سے شرک شرک کی رٹ لگا رکھی تھی گویا یہی دل و جان سے عزیز وظیفہ ہو۔ اب کیا ہوا لگا یہ فتویٰ شرک کیوں خاموش ہو گئے ہیں کیوں سکتہ ہوا ہے کیوں زبان نے چپ سادھ لی ہے کیوں اسکو حرکت نہیں دیتے کیوں آواز نہیں نکل رہی آخر ماجرہ کیا ہے۔

نہیں محترم آپ ہمارا مطلب نہیں سمجھے اللہ تعالیٰ کے عطا کرنے کو تو ہم مانتے ہیں۔

دیکھا اب چونکہ زد ذات پر پڑی ہے اب بلا روک ٹوک کہہ اٹھیں گے سنو سنو ارے بھائی سنو ہمارا مطلب یہ نہیں ہم بھی مانتے ہیں اللہ تعالیٰ ذاتی طور پر بصیر ہے۔ اس کو بصارت کسی نے عطا نہیں کی اللہ تعالیٰ ذاتی طور پر سمیع ہے اسکو کسی نے سماعت عطا نہیں کی اللہ تعالیٰ ذاتی طور پر علیم ہے اس کو کسی نے علم عطا نہیں کیا۔

اور بندہ

اللہ تعالیٰ کی عطا سے "علیم" ہے۔

اللہ تعالیٰ کی عطا سے بصیر ہے۔

اللہ تعالیٰ کی عطا سے "سمیع" ہے۔

لہذا ذاتی اور عطائی کا فرق جان لینا چاہیے۔ ارے بھائی بندہ چونکہ ذاتی طور پر یہ کمال نہیں رکھتا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اسکو یہ کمالات عطا فرمائے ہیں۔

حقیقت ومجاز

لہذا اگر ذاتی طور پر مانے جائیں تو شرک ہے اور عطائی طور پر ماننے سے شرک لازم نہیں آتا۔ ثابت ہوا اللہ تعالیٰ اگر کوئی کمال کسی بندے کو عطا کردے تو وہ ہرگز شرک کے زمرے میں نہیں آتا۔ اگر ہم دلائل قاطعہ کی طرف رجوع نہ کرتے اور اس طرح پے در پے شرک اور توحید پر ذاتی اور عطائی پر گفتگو نہ کرتے تو شاید بات مبہم رہ جاتی مگر اب تو بیّن طور پر حقیقت ومجاز ذاتی وعطائی کا مطلب خوب ذہن نشین ہو ہی گیا ہوگا۔

اللہ کے بندو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو مسلمانوں کو مشرک بنانا کوئی کمال نہیں۔ توبہ کرو توبہ۔ اور سنو رسول اللہ ﷺ کا فرمان اقدس ہے۔

امام ابو عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل البخاری رحمۃ اللہ علیہ اپنی الجامع الصحیح کی کتاب الجنائز میں باب الصلوٰۃ علی الشہید کے ماتحت یہ حدیث شریف لائے ہیں۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک دن نبی کریم ﷺ اہل احد کیلئے دعا فرمانے تشریف لے گئے واپسی پر ممبر پر جلوہ گر ہوئے اور فرمایا (اے صحابہ رضی اللہ عنہم میں تم سے خوش ہوں اور میں تم پر گواہ ہوں اور میں قسما کہتا ہوں اس وقت میں اپنے حوض کا مشاہدہ کر رہا ہوں اور بیشک مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں عطا کردی گئی ہیں۔ یا یوں فرمایا مجھے زمین کی چابیاں عطا کردی گئی ہیں۔ پھر یوں گویا ہوئے۔

وَإِنِّي وَاللّٰهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ
تُشْرِكُوا بَعْدِيْ وَلٰكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ
تَنَافَسُوا فِيْهَا (بخاری جلد نمبر ا ص نمبر ۱۷۹)

اللہ تعالیٰ کی قسم مجھے تم سے یہ خوف نہیں کہ تم میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے البتہ یہ خدشہ ضرور ہے کہ تم دنیا میں کھو نہ جاؤ۔

ہماری بے عملی

اس حدیث کو پڑھنے کے بعد تو یقین آ جانا چاہیے۔ اس اُمت کا المیہ' شرک نہیں بلکہ مال ہے مال۔

آیئے میں بھی اپنا جائزہ لیتا ہوں اور آپ بھی اپنا جائزہ لیں پھر پتا چل جائے گا اس اُمت کا فتنہ کیا ہے آزمائش کیا ہے؟

شرک یا مال

میں قسماً کہتا ہوں اس ملت کا فتنہ مال ہے اور اس امت پر جو بھی افتاد ٹوٹتی ہے وہ شرک کی وجہ سے نہیں بلکہ اس کے مال کے ساتھ بے پناہ محبت کی وجہ سے ٹوٹتی ہے۔ دن رات دولت کی چاہت میں عزقابی، اسی کے حصول کے لیے سرگرمی اسی کی طرف مکمل التفات، اسی کیلئے کاوش اسی کی حرص بلکہ اسی کی ہوس نے ہمیں اندھا کر رکھا ہے۔ آخرت سے بالکل بے خبر دنیا کی بے ثباتی کے باوجود اسی کو سب کچھ سمجھ رکھا ہے۔ لہذا یہ زلزلے یہ طوفان یہ مصیبتیں یہ فتنے سب کے سب ہماری بے عملی کا نتیجہ ہیں۔

رہا یہ سوال اولیا کرام کیا کر رہے۔ ارے بھائی اب بھی بات سمجھ میں نہیں آئی۔ اللہ کے ولی اللہ تعالیٰ کی عطا ہی سے مدد پر قادر ہیں سو وہ اپنے رب کی رضا پر راضی ہیں گویا جیسے رب راضی ویسے ہم راضی۔ تم کیا چاہتے ہو اللہ تعالیٰ اگر کسی قوم کو سرزنش کرنا چاہتا ہے تو اولیا کرام اس کے مقابل ہو جائیں لاحول ولا قوۃ الا باللہ سنو اور غور سے سنو۔

تم نے طوفان آنے کا سبب اور زلزلہ آنے کا سبب غلط سمجھا ہے تمھاری خطا ہے۔ یہ ملت تو اتنی غیرت مند ہے آج بھی اس کے سامنے اللہ اور رسول ﷺ کا ذکر شروع کر دیا جائے تو سب کچھ بھول کر

اس میں غرقاب ہو جاتی ہے اور یہ حقیقت ہے اس میں ذرہ برابر شک نہیں ہے۔ آج بھی کہیں ذکرِ والد رسول ﷺ چھڑ جائے تو اس ملت کے جواں کشاں کشاں چلے آتے ہیں یہ میرا پچیس سال کا مشاہدہ ہے۔

تم بھی اپنے اندر ایسا جذبہ پیدا کرو، تمھاری جانب بھی چلے آئیں گے دیکھو حضرت مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی رحمۃ اللہ علیہ جذبہ عشقِ رسول ﷺ سے سرشار تھے انکی آواز میں تاثیر تھی وہ حق کی آواز تھے آج بھی انکی یادیں تازہ ہیں اور رہتی دنیا تک انکی خدمات کو یاد رکھا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ سورہ مائدہ کی آیت نمبر ۵۵ میں ارشاد فرماتا ہے۔

انماولیکم اللہ ورسولہ والذین

امنوا یقمون الصواۃ ویوتون

الزکواۃ وھم رکعون (سورہ مائدہ آیت ۵۵)

بیشک اللہ تمھارا مددگار اور اسکا رسول اور ایمان والے (اولیاء اللہ) جو نماز قائم کرتے ہیں اور اللہ کے حضور جھکے ہوئے ہیں۔

مظاہرِ عون الٰہی

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ کی مدد جوہری ہے جبکہ رسول اکرم ﷺ کی مدد اور اہل ایمان حضرات القدس اولیاء کرام کی مدد عرضی ہے۔ ابتدا میں ہم بتا چکے ہیں۔ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام، صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اور اولیاء مظاہر عون الٰہی کے مظاہر ہیں۔ مظاہر عون الٰہی سے امداد طلب کرنا شرک نہیں ہوتا ایسی مدد کا ثبوت قرآن حکیم میں موجود ہے۔ سورہ تحریم کی آیت نمبر 4 میں ارشاد ربانی ہے۔

فان اللہ ھو مولئہ و جبریل و صالح المومنین (سورہ تحریم آیت نمبر 4)

تو بیشک اللہ ان کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے۔

اس آیت کریمہ میں تین زاویوں سے مدد کا تذکرہ ہے۔

۱) **فان اللہ ھو مولئہ۔**

۲) وجبریل

۳) وصالح المومنین

یہ امر متحقق ہے اوّل مدد جوہری ہے۔ اللہ تعالیٰ یقیناً مدد و نصرت پر ذاتی طور پر قادر ہے۔ بلاشبہ ایک امداد ذاتی ہے دو مددیں عطائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ یقیناً مولیٰ و مددگار ہے اور اس کو کسی نے یہ قوت عطا نہیں کی بلکہ بذات خود اس کا مالک ہے۔ جبکہ حضرت جبریل علیہ السلام کو امداد و نصرت کی قوت رب تعالیٰ نے عطا فرمائی ہوئی ہے۔ ایسے ہی صالح مومنین، اولیاء کرام کو بھی امداد و نصرت کا ملکہ رب العالمین نے عطا فرمایا ہے۔ اب بھی اگر حضرات انبیا کرام اور اولیاء عظام کی خداداد شوکت و عظمت کو تسلیم نہ کیا جائے بلکہ انکی امداد و نصرت کا صاف صاف انکار کر دیا جائے، ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے شرک کی رٹ لگائی جائے تو یہ سراسر غلط و باطل ہے پھر تو۔

جو چاہے آپکا حسن کرشمہ ساز کرے

رہا یہ سوال کہ اسلامی فوج کا تو ایک ہی نعرہ اللہ اکبر رہا پھر یہ نعرے یعنی نعرہ رسالت، نعرہ حیدری، نعرہ غوثیہ کیا یہ ایمان کے ساتھ مذاق نہیں اس سے اللہ تعالیٰ کا قہر و غضب نہ بھڑکے گا۔۔۔۔(یہ زلزلے اور طوفان)

یہ کوئی نئی بات نہیں بڑی پرانی ہے۔ پچیس سال سے تو میں بھی سن رہا ہوں کئی سال ہوئے ہیں اس کا تفصیلی جواب بھی دے چکا ہوں۔ جو علمی محاسبہ، کے نام سے چھپ چکا ہے۔

<u>اہل ایمان کی پہچان</u>

بہر حال اب صرف اتنا عرض کروں گا اسلامی فوج کا نعرہ صرف اللہ اکبر نہیں تھا بلکہ ان کا نعرہ توحید اور شرک میں امتیاز کرنے کیلئے کفر و اسلام میں فرق کرنے کے لئے جو تھا وہ نعرہ رسالت ہی تھا جیسا کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے جنگ یمامہ میں بطور خاص کوڈ ورڈ (CODE WORD) یہ نعرہ لگوایا ابن کثیر لکھتے ہیں۔

نادی بشعار المسلمین و کان شعارهم یومئذ یا محمداه

(حافظ ابن کثیر العدایہ والنہایہ مکتبہ بیروت ج نمبر ۹)

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کی علامت کے ساتھ ندا کی اس روز مسلمانوں کی علامت تھی۔ یا محمد اویا رسول اللہ۔

جو لوگ اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے وہی کہتے ہیں۔

نعرہ رسالت، نعرہ حیدری، نعرہ غوثیہ

کیا یہ ایمان کے ساتھ مذاق نہیں اس سے اللہ تعالیٰ کا عذاب غضب نہ بھڑکے گا (یہ زلزلے اور طوفان)

اگر ذرہ برابر بھی شرم وحیا ہوتی تو اس محبوب ﷺ کی یاد کو جس کا کلمہ پڑھ پڑھ کر ایمان واسلام ظاہر کرتے ہیں شرک سے تعبیر نہ کرتے اور نہ ہی اس نعرہ کے لگانے پر اللہ تعالیٰ کے غضب کے بھڑکنے کا ذکر کرتے۔ نعرہ رسالت لگانے سے اللہ تعالیٰ کا قہر اور غضب بھڑکتا نہیں بلکہ بھڑکا ہوا بھی اس نعرہ کی برکت سے کافور ہو جاتا ہے۔ سورۃ انفال میں ہے۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ (سورہ انفال آیت ۳۳)

اور اللہ کا کام نہیں کہ ان پر عذاب کرے جب تک اے محبوب تم ان میں تشریف فرما ہو۔

جب اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ کا تصدق کافروں، مشرکوں پر عذاب نازل نہیں فرماتا تو کیا اس جگہ اس کا قہر وغضب ہوگا جہاں اس کے پیارے اور لاڈلے حبیب حضرت محمد رسول ﷺ کا بانگ دہل ذکر ہوگا واللہ ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔ بلکہ جہاں ذکر رسول ﷺ ہوگا وہاں رب تعالیٰ کی رحمت کا نزول ہوگا۔ جو لوگ نعرہ رسالت کو شرک سے تعبیر کرتے ہیں لگتا ہے وہ ایمان ہی نہیں لائے اور نماز بھی نہیں پڑھتے اگر ایمان ہوتا تو سرور عالم ﷺ کی محبت دل میں جاگزیں ہوتی اور جب محبت رسول ﷺ سے دل لبریز ہوتا تو نعرہ رسالت کو شرک نہ کہتے بلکہ اس کو ایمان کی جان بتاتے امام احمد رضا خاں قادری فرماتے ہیں۔

اللہ کی سر تابقدم شان ہیں یہ ان سا نہیں

انسان وہ انسان ہیں یہ

قرآن بتاتا ہے ایمان انہیں ایمان یہ کہتا

ہے کہ میری جان ہیں یہ

کاش نعرہ رسالت کو شرک کہنے والے التحیات کے ان کلمات پر ہی غور کرتے۔ وہ بھی نماز میں کئی کئی بار یوں عرض کرتے ہی ہیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ

یارسول اللہ آپ پر سلام ہو۔

کیا وہ لوگ اس مبارک ندا، وخطاب کو صرف ایک جملہ یا کلام ہی کی حیثیت سے ادا کرتے ہیں یا اسکی تمام تر برکتوں کے بھی قائل ہیں لگتا ہے وہ اس مقام سے بغیر سوچے سمجھے ہی گذر جاتے ہیں کبھی تو پلے کچھ نہیں پڑھتا ورنہ آج تک یوں ٹھوکریں نہ کھا رہے ہوتے کہیں پہنچے ہوتے جلوہ توحید میں غرقاب ہوتے اور جلوہ رسالت میں گم ہوتے حقائق سنائیں ہوتے۔

محمد کی غلامی ہے سند آزاد ہونے کی

خدا کے دامن توحید میں آباد ہونے کی

یہ ہماری عقیدت بھی ہے اور عقیدہ بھی یہی درست عقیدہ ہے اس کی طرف ہزاروں اولیاء کرام نے رہنمائی فرمائی ہے اور آج تک پوری امت اسی کی قائل ہے اور انشاءاللہ قیام قیامت تک قائل رہے گی۔

ہم یہ تو نہیں کہتے ہماری اس تحریر سے تمام غبار چھٹ جائے گا اور ساری فضا آلودگی سے نجات پائے گی، مطلع بالکل صاف وشفاف ہو جائے گا مگر اتنا ضرور کہہ سکتے ہیں کہ دل حق شناس پر دستک ضرور ہو گی اور وہ دستک اپنا ایک اثر چھوڑے گی اس دستک سے جو صدا پیدا ہو گی وہ حقانیت سے اتنا قریب ہو گی ذرا سی عقل ودانش رکھنے والا اس صدا سے راہ حق معلوم کر سکے گا اس سے بڑھ کر اور کیا عرض کیا جائے

زمانہ یقیناً پر آشوب ہے لیکن ہم اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہرگز مایوس نہیں ہیں۔ وہ اب بھی کرم فرمائے گا۔ اور فضا ایک بار پھر اہل حق کیلئے سازگار ہوگی۔ اصلاح کا طریق کار وہی کامیاب ہوگا جو انبیاء کرام کا تھا پھر صحابہ کرام نے اسے اپنایا اسی اولیا کرام نے اس سے استفادہ فرمایا جو کوئی بھی ان حضرات اولیاء کا ملین کی راہ سے ہٹ کر کام کرے گا وہ نامراد ہی رہے گا۔ نہ اسے شرک کا مطلب سمجھ آئے گا اور نہ ہی اسکو توحید کی روح کا پتا چلے گا جو کوئی توحید کی حقیقت جاننا چاہے وہ محبوب رب العالمین کے جلووں میں گم ہو جائے۔

آؤ اپنے رب کی معرفت حاصل کریں ان کی بارگاہ اقدس سے جن کو اللہ تعالیٰ کا پتا ہے۔ یقیناً اور وہ ہیں۔ سید عالم محمد رسول ﷺ۔

محمد ارشد قادری ۳ محرم الحرام ۱۴۲۷ء

2 فروری 2006ء بروز جمعرات

مصنف کی دیگر تصانیف

1- جنت کا راستہ

2- علمی محاسبہ

3- غلامی رسول ﷺ اور اس کے تقاضے

4- تعظیم مصطفےٰ ﷺ قرآن کی روشنی میں

5- عید میلاد نبی ﷺ کی شرعی حیثیت

6- نماز ہے حسن ایمان

7- پیغام باہو (رحمۃ اللہ علیہ)

8- شان سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

9- امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

10- نداء یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

11- اسباب عروج وزوال

12- مولانا محمد بخش مسلم (رحمۃ اللہ علیہ) کے سوسال